بفیض روحانی: شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہما

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور ایمان پہ اس وقت اٹھانا مولیٰ
(اعلیٰ حضرت)

مسلمانو! ایمان بچاؤ

مرتبہ:
خلیفہ حضور بدر ملت وحضور تاج الشریعہ وعلامہ میلسی صاحب قبلہ
حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قادری رضوی نوری
قادری منزل، رضوی گلی، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

شائع کردہ:
کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ
۱۳۱/۵ وجئے نگر کانپور (یوپی)
Mob:9839135672, 9793288786

مسلمان اپنے دین وایمان بچانے کی فکر کریں

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی اٰلِہِ الْفَخِیْم

اس وقت ساری دنیا میں مسلمانوں کی تباہی وبربادی کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہر دور میں یہ سرگرمیاں جاری رہیں اور تمام باطل قوتیں متّحد ہوکر سامنے آئیں۔ لیکن ان کا عروج ہم حال میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جس کے متعدد اسباب ووجوہ ہیں۔

مثلاً مسلمانوں کی دینی تعلیم وتربیت سے دوری، فرقہائے باطلہ بدگویوں بے دینوں سے مخالطت ومصاحبت، بے پردگی و بے حیائی کا مظاہرہ، شرعی احکام ومسائل سے عدم واقفیت، مغربی تہذیب وتمدّن کا مسلم گھرانوں میں رواج، مغربی زدہ بے راہ روی کے طوفان کی گھروں میں دستک، ٹی۔وی، ویڈیو۔ اور موبائل کے ذریعہ سنیما بینی کا وبال عام، مالدار طبقوں کی دین سے بے رغبتی اور دنیا طلبی، ہمارے مذہبی رہنماؤں کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے لاپرواہی اور احقاق حق وابطال باطل سے خاموشی وغیرہ ....

انہیں اسباب وعلل کے فقدان کے نتیجے میں اس وقت ہمارے ملک میں یہاں کے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ واقعی تشویش ناک، ہولناک، بے چین اور مضطرب کر دینے والا ہے۔ یہ واقعی مسلمانوں کے لئے ایک کٹھن اور صبر آزما اور امتحان کا دور ہے۔ آپ کا فریق مخالف اور آپ کا دشمن بلاشبہ بظاہر دنیوی اعتبار سے طاقتور نظر آرہا ہے۔ سیاسی، سماجی، حکومتی اور مالی اعتبار سے ہمارے مقابلے میں اس کی طاقت دیکھنے میں کئی گنا زائد محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے

کہ اہل ایمان کے اندر اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے ایمان ویقین، اخلاص واعتقاد اور برکات اعمال صالحہ کی جو ایک نمایاں ایمانی اور روحانی قوت رکھی ہے۔اس کے سامنے اس طرح کی دنیوی طاقتیں بے شمار مرتبہ دم توڑتی ہوئی نظر آئی ہیں۔اگر ہم اپنے دین و مذہب، عقائد و اعمال اور وفاداریٔ خدا و رسول کے معاملے میں کھرے اور مخلص ہو جائیں تو اس طرح کے حالات و واقعات اور امتحان و آزمائش سے کامیابی و کامرانی کے ساتھ باہر نکل سکتے ہیں۔

برادران اسلام! جہاں دور حاضر میں آئے دن حکومت وقت کے ظلم وستم اور بربریت سے تنگ آکر مسلمان روز بروز دنیوی نت نئے مسائل اور قسم قسم کے مصائب میں گرفتار ہوتے جارہے ہیں وہیں یہ دیکھا جارہا ہے کہ مسلمانوں کا طبقۂ عام کفار ومشرکین ومرتدین اور دشمنان دین سے قلبی دوستی ومحبت کے ہاتھ بڑھا کر اور ان کے ساتھ ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہو کر اپنے ایمان وعقیدہ سے ہاتھ دھوتے جارہے ہیں۔
حالانکہ دنیا کی ہر چیز کوشش وتلاش کے بعد مل جاتی ہے مگر ’’ایمان‘‘ ایک ایسی انمول اور بے بہا دولت ہے جو بے فضل الٰہی کسی قیمت پر کہیں دستیاب نہیں ہوسکتی یہ تو ایک نعمت خداداد ہے جو قسمت والے ہی کو میسر آتی ہے۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس نعمت ودولت کی قدر کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرکے اسے ضائع وبرباد ہونے سے بچاتے ہیں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی نعمت اسی وقت تک محفوظ رہ سکتی ہے۔جب تک اس کی حفاظت کی جائے۔صحت کا طلب گار اگر اپنے کو مرض کے حملے سے نہ بچائے اور حفظ ماتقدم کی تدبیروں پر عمل نہ کرے تو یقیناً ایک دن مریض ہو جائے گا۔دولت کا جمع کرنے والا اگر اپنی دولت کو چوروں اور ڈاکوؤں سے نہ بچائے اور نہ چھپائے تو ایک نہ ایک دن اسے کف افسوس ملنا ہی پڑے گا۔اسی طرح ایک مسلمان اگر اپنے دولت ایمان اور نعمت اسلام کو کفر ونفاق کے مرض سے نہ بچائے گا اور بطور حفظ ماتقدم اس

مرض سے بچنے کے لئے برے اور خراب عقیدے والوں سے اپنے کو علاحدہ نہ رکھے گا تو یقیناً ایک دن ایسا شخص مبتلائے گمرہی ہو کر دولت ایمان سے محروم ہو ہی جائے گا۔

ہر چیز کا ایک خاصہ اور اثر ہوتا ہے۔آگ کے شعلے کو ہاتھ میں لیجئے، آبلے پڑ جائیں گے۔ برف کے ٹکڑے ہاتھ پہ رکھئے، ہاتھ شل ہو جائے گا۔زہر کھا لیجئے ہلاکت لازمی ہے۔خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے، بدبو سے روح گھبراتی ہے۔
حق وصداقت کی باتوں اور اچھے پاک نفسوں کی صحبتوں کا اثر ہے کہ ایمان کے پھولوں کو شگفتہ کرتی ہے۔ایمان اور دین انسان کا محفوظ رہتا ہے۔اس لئے فرمایا گیا لَا یَشْقیٰ بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ یعنی ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا، گمراہی کی باتوں کو سننے اور گمراہ اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں جانے سے دینی حرارت رفتہ رفتہ ختم ہو کر انسان دق کا مریض ہو کر دینی ایمانی زندگی سے محروم ہو جاتا ہے۔
اسی فلسفہ کے تحت قرآن کریم کی یہ نصیحت ہے: وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (پ۷ آیت ۶۸) اور اگر شیطان تجھے بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

لہٰذا ہمارے دین وایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ ہم کفار ومشرکین اور مرتدین بالخصوص وہابیوں، دیوبندیوں، نیچریوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں، رافضیوں اور صلح کلیوں وغیرہم جملہ بدعقیدوں، بددینوں فرقہائے باطلہ سے تنکا توڑ جدا رہیں اور بچیں اور مرشد برحق تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت کے اس شعر پر عمل کریں:

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں
وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں

اب آپ اپنے ایمان میں جلا پیدا کرنے کے لئے ذیل کی تحریر ملاحظہ کریں۔

اے مسلمانو! اپنے ایمان کو بچاؤ

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

اے پیارے نبی کے امتیو! اپنے پیارے نبی کا احسان نہ بھولو،تمہارے نبی کےتم پر کتنے احسانات ہیں کون شمار کرسکتا ہے۔مختصر بتا رہا ہوں یاد کرو اور دل سے مانو اگر تم نے اپنے پیارے رسول کی محبت واحسان کو بھلا دیا تو تمہارا ٹھکانا کہاں ہوگا۔

غریبو سوائے درِ مصطفیٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا گذارا تمہارا
فترضیٰ کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمہارا

خدا کی قسم تمہارے نبی سے بڑھ کر تمہارا خیر خواہ اور مہربان مخلوق میں کوئی نہیں۔تمہارے نبی نے تمہارے غم میں دن کا کھانا رات کا سونا ترک فرما دیا۔تم رات دن گناہوں میں مشغول رہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے رات رات بھر روتے رہے تم چین کی نیند سو رہے ہو اور وہ تمہاری بخشش کیلئے راتوں رات جاگتے رہے۔ جب تک اس دنیا میں تشریف فرما رہے ایک آن کیلئے بھی تمہیں نہیں بھلایا۔ بار بار فرماتے رہے خدایا میری امت، میری امت اور رونے لگتے۔ روز پیدائش سے وفات تک تمہاری شفاعت اور غم خواری میں مشغول رہے۔تم پروانہ کیطرح آگ میں گرتے پڑتے ہو اور تمہارے پیارے نبی تمہیں پکڑے روک رہے ہیں۔جس

روز آسمان پر بادل ہوتا تمہارے غم میں بے قرار ہو جاتے کہ کہیں ایسا نہ کہ بادل کے ذریعہ میری گنہگار امت پر عذاب نازل ہو جائے۔

اے مسلمانو! تم اپنے نبی سے بڑھ کر اپنا مہربان دنیا وآخرت میں کس کو پاؤ گے؟ دنیا میں تمہارے بہت خیر خواہ اور ہمدرد ہوں گے تم سے محبت کرنے اور تمہیں سہارا دینے والے ہوں گے۔ جیسے تمہاری ماں، تمہارے باپ، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے پیر، تمہارے استاذ۔لیکن ذرا بتاؤ وہ کون سے ماں باپ ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنی اولاد کو یاد کیا ہو؟ وہ کون سے پیر اور استاذ ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنے مرید وشاگرد کو یاد کیا ہو؟ وہ کون سا بھائی یا دوست ہے جس نے پیدا ہوتے ہوتے اپنے بھائی یا دوست کو یاد کیا ہو؟ جواب نا کے سوااں میں نہیں دے سکتے وہ صرف اور صرف تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ذات گرامی ہے جنھوں نے پیدا ہوتے ہی اپنی امت کو یاد کیا اور رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا۔قسم اس خدائے پاک کی جس نے اپنے محبوب کو ہم پر مہربان کیا۔ ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے پیارے اکلوتے بیٹے پر اتنی مہربان نہیں، جس قدر وہ اپنے امتی پر مہربان ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر روز وہ تمہارے لئے ستر بار مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ہر پیر اور جمعرات کو تمہارے اعمال تمہارے پیارے نبی کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور گناہوں کو بخشواتے ہیں۔ جب معراج ہوئی وہاں بھی تمہیں یاد فرمایا جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اپنی قبر مبارک میں تمہیں یاد کیا اور قیامت تک تمہاری یاد میں امتی امتی فرماتے رہیں گے۔ قیامت کا دن عجب سختی کا دن ہوگا پیاس کی وہ شدت ہوگی کہ زبانیں سوکھ کر باہر آجائیں گی۔ گرمی ایسی ہوگی کہ بھیجے کھولتے ہوں گے۔ اس دن کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔ اس روز بھی تمہارے

پیارے نبی تمہارے غم میں بیقرار ہوں گے۔مقدس آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہارہے ہوں گے۔کبھی پل صراط کے کنارے کھڑے ہوں گے اور رو رو کر تمہاری سلامتی کی دعا کررہے ہوں گے۔الٰہی میری گناہ گار امت کو جہنم میں گرنے سے بچالے کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے تمہاری نیکیوں میں کمی دیکھیں گے شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں اور پیاسوں کو سیراب فرمارہے ہیں۔کبھی جہنم سے اپنی گناہ گار امت کو نکال رہے ہیں۔ غرض ہر جگہ انہیں کی دہائی، ہر شخص انہیں کو پکارتا، انہیں سے فریاد کرتا ہوگا۔اور ان کے سوا کس کو پکارے؟ ہے کون؟ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے صرف ایک تمہارے محبوب ہیں جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں صرف تمہارا غم ہوگا۔اور کیوں نہ ایسا ہو کہ ان کے رب نے انہیں تمہارے لئے رؤف ورحیم بنایا ہے، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ بنایا ہے۔ تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک انہیں ٹھہرایا ہے۔تبھی تو رنج وغم میں تم ہو اور بے چینی تمہارے نبی کو ہو رہی ہے۔

لہٰذا اے گنہگارو! اپنے غم خوار آقا و مولیٰ کے احسان کو مانو اور ان سے سچی محبت کرو۔اور تمہارے نبی کے جتنے دشمن ہیں ان سب سے سچی عداوت ونفرت رکھو ورنہ ایمان کے امتحان میں فیل ہو جاؤ گے۔کیوں کہ تمہارے نبی کی عظمت ومحبت کا نام ہی ایمان ہے بلکہ ایمان اسی محبت کا نام ہے تو تم پر فرض ہے کہ جو ان سے محبت رکھتا ہے اسے اپنا دوست اور مؤمن مسلمان مانو اور جو ان کی شان پاک میں گستاخی کرتا ہے اسے اپنا دشمن اور شیطان جانو۔

اے نبی کے کلمہ پڑھنے والو! انصاف سے بتاؤ جو تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں اور کتابوں میں لکھتے اور چھاپتے ہیں کیا وہ تمہارے دوست اور مسلمان ہیں؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں تو پھر تم ان کے کلمہ، نماز اور روزے

سے کیوں دھوکا کھاتے ہو۔ابلیس سے بڑا نمازی کون ہوگا پھر اس کا انجام کیا ہوا۔

تم کہو گے کہ وہ کون لوگ ہیں جو پیارے نبی کی شان میں گندی گندی باتیں لکھتے اور چھاپتے رہتے ہیں۔

مسلمانو! سنو تمہارے پیارے نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے وہابی دیوبندی، ندوی، نیچری، تبلیغی، مودودی وغیرہم مرتدین ہیں اور ایک زمانے سے ایسی ناپاک حرکتیں کررہے ہیں اور پھر اپنے کو پکا مسلمان اور نمازی کہلواتے ہیں۔ اگر تمہیں وہابیوں، دیوبندیوں کی گستاخی میں ذرہ برابر بھی شبہ ہو تو ان کی کتابیں تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس فتاویٰ رشیدیہ، بہشتی زیور وغیرہ منگوا کر اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ لو۔وہ کتابیں آج بھی چھپ رہی ہیں اور دوکانوں میں فروخت ہو رہی ہیں نیز ان کی جانب سے مفت بھی تقسیم ہو رہی ہیں دیکھنے سننے کے بعد فیصلہ کرو ایسی گندی باتیں لکھنے والے، خدائے پاک اور اس کے محبوب کے دوست ہیں یا دشمن؟ اور وہ بولیاں محبت کی ہیں یا دشمنی کی؟ اور اس میں خدا اور رسول کی تعریف ہے یا توہین؟ وہ بولیاں یہ ہیں:

۱:۔ حضور کے علم کی کیا خصوصیت ایسا علم غیب زید وعمرو بچوں پاگلوں بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے (ملخصا) (حفظ الایمان ص۱۵/از ملا اشرف علی تھانوی)

۲:۔ شیطان اور ملک الموت کو نبی سے زیادہ علم ہے دلیل سے ثابت ہے۔ نبی کے لئے زیادہ علم ماننا شرک ہے اور جو شخص نبی کے لئے شیطان وملک الموت سے زیادہ علم مانے وہ کافر ومشرک ہے۔(ملخصا) براہین قاطعہ از ملا خلیل احمد انبیٹھوی)

۳:۔ حضور زمانے کے اعتبار سے آخری نبی نہیں ہیں حضور کے بعد بھی دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے اور خاتم النبیین کا معنی آخری نبی سمجھنا جاہلوں کا خیال ہے۔ (ملخصا) تحذیر الناس از ملا قاسم نانوتوی)

۴:۔ خدانے جھوٹ بولا، خدا جھوٹ بولتا ہے، خدا جھوٹ بولے گا، خدا جھوٹا ہے۔ اصل عبارت وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے'' اور وقوع کذب تینوں زمانوں کو شامل ہے۔ (ملخصا) (دستخطی ومہری فتویٰ ملا رشید احمد گنگوہی منقول از رد شہاب ثاقب ص ۲۸۶/ بحوالہ سوانح اعلیٰ حضرت ص ۲۳۱/ وسنی دیوبندی اختلافات کا جائزہ ص ۱۳۳)

۵:۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا ''مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں'' براہین قاطعہ ص ۵۱، از ملا خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ ملا رشید احمد گنگوہی) حالانکہ مدارج النبوۃ مترجم جلد اول ص ۱۷/ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کو بے اصل بتایا ہے اور مردود قرار دیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے ''اس کلام کی کوئی اصل نہیں اور نہ اس قسم کی کوئی صحیح روایت وارد ہے۔

۶:۔ خدا کے دربار میں انبیاء اولیاء ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ (ملخصا) تقویۃ الایمان از ملا اسمٰعیل دہلوی)

۷:۔ حضور مر کر مٹی میں مل گئے۔ (ملخصا) (ایضاً)

۸:۔ حالت نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ کا دھیان باندھنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بدرجہا بدتر ہے۔ نماز پڑھنے کی حالت میں سرکار کی طرف خیال لے جانے سے نمازی شرک سے قریب ہوجاتا ہے۔ (ملخصا صراط مستقیم از ملا اسمٰعیل دہلوی)

۹:۔ مرتد غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ''براہین غلامیہ'' کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتایا اور اس میں دعویٰ نبوت ورسالت کیا اور صاف لکھ دیا ''اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا۔ بحوالہ حسام الحرمین ص ۶۷/ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ۱۴۳۰ھ **والعیاذ باللہ سبحنہ تعالیٰ**

ملاّ تھانوی، نانوتوی، انبیٹھوی، گنگوہی اور مرتد غلام احمد قادیانی کی کھلی ہوئی گستاخیوں کے سبب مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ کے ۳۳/ اکابر علمائے اسلام نے فتاویٰ حسام الحرمین میں اور ۳۵۴ علمائے ہند وپاک نے (الصوارم الہندیہ مطبوعہ جماعت رضائے مصطفے شاخ اورنگ آباد مہاراشٹر ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷ء) میں حکم شرعی صادر کیا کہ ان لوگوں نے چونکہ خدا اور رسول کی شان میں شدید گستاخی کی ہے اس لئے یہ پانچوں مولوی خارج از اسلام کافر و مرتد ہیں اور جو شخص ان لوگوں کے گستاخانہ اقوال پر آگاہ ہوتے ہوئے ان کو کافر نہ مانے اور ان کے عذاب ہونے میں شک کرے تو بحکم شریعت مطہرہ وہ بھی اسی طرح کافر ہے۔ ان سے اسلامی رشتہ قائم کرنا حرام ہے، ان کے پیچھے نماز ادا کرنا حرام و باطل ہے۔ ان کا ذبیحہ مردار و حرام ہے، ان کے ساتھ نکاح حرام و باطل و محض زنا ان کی نماز جنازہ، ان کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا غرضیکہ کوئی برتاؤ مسلمان جیسا کرنا دین کے حق میں زہر قاتل ہے۔

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

اے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینے والو! انصاف کرو اگر آج تم نہیں کروگے تو تمہارا رب ایک دن ضرور انصاف فرمانے والا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ وہابی سنی کا اختلاف صرف نیاز، فاتحہ، میلاد، تیجہ، دسواں، بیسواں، گیارہویں اور شب براءت کے حلوے کا ہے۔ نہیں نہیں۔ دھوکا نہ کھاؤ اصل اختلاف ایمان وکفر کا ہے۔ فساد کی جڑ وہ گالیاں ہیں جو وہابیوں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان گالیوں میں چند گالیوں کو میں نے بطور نمونہ اوپر نقل کیا ہے۔ اس قسم کی گالیوں اور گستاخیوں سے وہابیوں، دیوبندیوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اگر آج بھی وہابی دیوبندی اپنی کتابوں سے ان گالیوں کو نکال کر ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے توبہ تجدید ایمان کر کے عقیدہ اہلسنت قبول

کرلیں تو سب اختلاف ختم ہوجائے گا اور جب تک ایسا نہیں کررہے ہیں تو انصاف سے تمہیں بتاؤ وہابی، دیوبندی تمہارے پیارے نبی کی شان میں گستاخیاں لکھتے، چھاپتے بانٹتے رہتے ہیں اور ہم ان کے امتی ہوکر چپ چاپ بیٹھے رہیں؟ رد نہ کریں؟ اور الگ نہ رہیں؟ انصاف کو آواز دو۔ انصاف کہاں ہے؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اے مسلمانو! تمہارے باپ، بیٹے، بھائی کو اگر کوئی برا کہہ دے، گالی دے دے تو آپے سے باہر ہوجاتے ہو، غصہ میں جل بھُن اٹھتے ہو حالانکہ ایسے موقع پر تمہیں صبر کرنا چاہئے۔ تو کیا تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت تمہارے باپ، تمہارے بیٹے اور برادر وغیرہ سے کم ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ساری عزتیں اور بڑائیاں نبی کی عزت وعظمت پر قربان ہیں پھر کیوں پالیسی سے کام لیتے ہو۔ خدا ورسول کے معاملہ میں چاپلوسی کیوں کرتے ہو؟

اے مسلمان کہلانے والو! کیا تمہیں ہمیشہ اسی دنیا میں رہنا ہے؟ یہاں سے جانا نہیں ہے؟ کیا قیامت نہ آئے گی؟ کیا حشر قائم نہ ہوگا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں ہے؟ کیا ان کے سامنے شفاعت کے لئے ہاتھ پھیلانا نہیں ہے؟ خدا کے لئے اپنا ایمان سنبھالو! خدا کے قہر سے ڈرو! پیارے نبی سے حیا کرو! آخرت کا سامان درست کرو! خواب غفلت سے جاگو! جس کسی سے اپنے پیارے نبی کی ادنیٰ توہین سنو پھر وہ تمہارے جگر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اس سے دور بھاگو، خدا ورسول کے دشمنوں کو اپنا دشمن مانو! ان سے تعلق کو آگ جانو! ہوش میں آجاؤ ورنہ تمہارے دل اندھے ہوجائیں گے۔ تمہارا ایمان تمہارے سینوں سے نکل جائے گا۔ تمہارے نکاح ٹوٹ جائیں گے۔ میں جانتا ہوں حق کڑوا لگے گا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلے گا کہ رب

کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے سنے دیکھے۔ حق وباطل کو ایمان کی ترازو میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد ومکابرہ کا داغ تو وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیۡکَ الۡمُشۡتَکٰی وَاَنۡتَ الۡمُسۡتَعَانُ وَعَلَیۡکَ الۡبَلَاغ وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡر وَلَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم۔

خدا ورسول اور پیشوایانِ حق کے فرامین

قرآن مجید کی تفسیر خزائن العرفان کے ص ۱۳۴؍ پر سورۂ آل عمران کے آیت کریمہ ۱۸۷؍ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں، علم دین کا چھپانا ممنوع ہے، حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے دریافت کیا گیا، جس کو وہ جانتا تھا اور اس نے اس کو چھپایا، روز قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ مسئلہ: علما پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہونچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرضِ فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم اس وقت ظاہر کرے، جو ایسا نہ کرے گا تو اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ (فتاویٰ الحرمین ص ۵۶)

امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہارے لیے تمہارا سب سے زیادہ مہربان ورفیق تمہارا دین ہے۔ اس لیے کہ بندے کی نجات دین کی پیروی کرنے میں ہے اور اس کی ہلاکت اس کی مخالفت میں ہے۔ (کشف المحجوب ص ۱۱۹؍ از داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ)

قیمتی ارشادات

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا گرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے جنت واجب ہوئی اور اس کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت میسر ہوگی۔

مومن اگرچہ غریب ہو عزت والا ہے اور کافر اگرچہ امیر ہو ذلیل ہے۔ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ (سورہ المنٰفقون آیت ۸)

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مومن وہ ہے جو زاد آخرت تیار کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول رہتا ہے۔

حضرت علامہ مفتی محمد طیب دانا پوری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں درحقیقت صلح کلیت ہی ہر بدمذہبی کی جڑ ہر بے دینی کی بنیاد اور ہر فتنے کا دروازہ ہے۔

حضرت علامہ احمد مکی حنفی چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنوں کے بارے میں بحوالۂ حدیث تحریر فرماتے ہیں ”کہ بیشک عرش کے گرد اللہ وعزوجل کے چھ لاکھ جہان ملائکہ کے آباد ہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں“۔ (فتاویٰ الحرمین ص ۱۶۴)

ایک اندوہ ناک خبر

جس سے اکثر اہلسنت ناآشنا ہیں

الصوارم الہندیہ کے ص ۲۰۶ پر فتاویٰ حسام الحرمین کی تصدیق فرمانے کے بعد سجادہ نشیں حضرت پیر سید سیدو میاں قادری علوی قدس سرہٗ مقام ماتر ضلع کھیڑ گجرات

تحریر فرماتے ہیں ”جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت و رضوان نازل ہو۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ مجھے وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین ومصدقین (یعنی تقریظ لکھنے والے اور تصدیق فرمانے والے چوٹی کے فقہائے اسلام) میں جو باقی تھے یا ان کی اولاد میں جو باقی بچے رہ گئے تھے انہیں اس بڑھوتی عمر میں دیوبندیوں کا پیشوا ملا خلیل احمد انبیٹھوی نے عرب شریف پر (نجدیوں کی حکومت ہوجانے کے بعد) وہاں جاکر اپنے آقایان نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کروادیا“۔

ان خبثاء مرتدین کو توبہ ورجوع کی توفیق تو ملتی نہیں مگر اہل حق پر ظلم وستم اور ایذا پہونچانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔ اچھا انہیں توبہ کی توفیق کیوں نہیں ملتی ہے اسے عرفاء نے جو بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے ”وہ غیرت والا معبود نہیں چاہتا کہ اس کے محبوب کی توہین کرنے والا عذاب سے بچ جائے۔ اسے عذاب جہنم میں محصور رکھنے کے لیے توبہ سے دور رکھتا ہے اسے گوارا نہیں کہ توہین رسول کرنے والا اس کی رحمت سے ادنیٰ حصہ بھی پائے، (فتاویٰ شارح بخاری ج ۳ ص ۲۹۴) لہٰذا اے خوش عقیدہ مسلمانو! تم بارگاہ احدیت جل جلالہٗ میں رو رو کر فریاد کرو اور گڑگڑا کر دعا کرو کہ تو حرم کعبہ کو، حرم نبوی کو، گنبد خضراء کو، حجاز مقدس کو وہابیوں کے تسلط سے آزاد فرمادے آمین ثم آمین۔

ایک وہابی کے سوال کا ایمان افروز جواب

عراق وافغانستان میں جو جنگ ہوئی ہے بزرگان دین وانبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مدد کرنا چاہئے تھا، اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان محترم حضرات میں کوئی روحانی طاقت نہیں ہے اور سب ختم ہوگئے، یعنی مرکر مٹی میں مل گئے۔ اگر طاقت ہوتی تو صدام حسین واسامہ مذہب اسلام کیلئے لڑے تو کیوں بھاگ گئے؟ ان کی فتح

ہونی چاہئے تھی، اس سے یہ پتہ چلتا ہے یہ سب صحیح نہیں ہے۔ **بینوا توجروا**

الجواب: وہابیوں کو قائل کرنا بہت مشکل ہے کیوں کہ انہیں قبول حق کی توفیق ہی نصیب نہ ہوئی، یہ ہر آن اس چکر میں رہتے ہیں کہ انبیائے کرام واولیائے عظام کی گستاخی کا کوئی موقع ملے، نادان یہ بھی نہیں سمجھتے کہ یہ حضرات اللہ عزّ وجلّ کی عطا سے تصرف فرماتے ہیں، اور مشیت الٰہی کے خلاف کچھ بھی نہیں کرتے، یہاں مشیت الٰہی یہی تھی کہ عراق وافغانستان کو شکست ہو، جیسا کہ واقعات شاہد ہیں، اس لیے انبیائے کرام واولیائے عظام نے اس طرف توجہ نہ فرمائی۔

یہ بے باک وجری جو بولی بول رہا ہے اس سے سیکھ کر اس کے الفاظ میں کافر یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا عاجز ومفلس وبیکار ہے، اس لیے کہ وہ اپنے ماننے والے کی مدد نہ کرسکا تو یہ جاہل وہابی بتائے کہ انہیں کیا جواب دے گا؟ ایسی جہالت وہابیوں ہی کو سوجھتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین

انبیائے کرام کے اجسام کو مٹی ہرگز نہیں کھا سکتی۔ حدیث شریف میں ہے: **انّ اللّٰہ حرَّم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء** یعنی اللہ نے زمین پر انبیائے کرام کے اجسام کو کھانا حرام فرمادیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد شاہ عالم جونپوری

(ماہنامہ کنز الایمان ص ۱۷ رشمارہ فروری ۲۰۰۴ء)

تبلیغی جماعت کے متعلق اہم فتویٰ (از حضور شیر سنت)

تبلیغی جماعت جو حقیقت میں ایک کفری جماعت ہے کوئی نئی جماعت ہرگز نہیں بلکہ وہابیوں، دیوبندیوں ہی کی تحریک وہابیت ودیوبندیت ہے۔ وہابیوں، دیوبندیوں

نے یہ دیکھ کر کہ اب مسلمانان اہلسنت ہوشیار خبردار ہوگئے ہیں تو انھوں نے مسلمانان اہل سنت کو پھانسنے کے لیے طرح طرح کے جال بنا رکھے ہیں کہیں جمیعۃ العلماء کا جال ہے تو کہیں مومن کانفرنس کا فریب ہے تو کہیں اسلامی جماعت کی ٹٹی ہے۔ تو کہیں نمازی فوج کا دھوکہ ہے غرض کہ طرح طرح کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں تاکہ ہمارے سیدھے سادے بھولے بھالے سنی مسلمان دھوکے میں آجائیں۔

پیارے سنی بھائیو! میں عرصۂ دراز سے تم کو خدا ورسول جلّ جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں خصوصاً وہابیوں دیو کے بندوں سے ہوشیار وخبردار کررہا ہوں، ہوشیار خبردار ہرگز ہرگز دھوکے میں نہ آنا چاہے یہ کتنے لباسوں میں صورت دکھائیں مگر فریب میں نہ آنا ان کے جال میں نہ پھنسنا۔ سنی مسلمانوں پر شرعاً فرض ہے کہ اس تبلیغی جماعت میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں ان کے ساتھ جاکر پروپیگنڈہ نہ کریں ان کے جلسوں میں جانے سے قطعاً پرہیز کریں، جس طرح وہابیوں دیوبندیوں وغیرہم مرتدوں، بدمذہبوں کے جلسوں میں شرکت سے اجتناب فرض ہے اسی طرح تبلیغی جماعت کے جلسوں میں شریک ہونا حرام ہے اور اس سے بچنا فرض ہے۔ دہلی میں ایک شخص مولوی الیاس تھا جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا خلیفہ اور بھانجا تھا اسی نے دیوبندیت کے جال میں سنیوں کو پھانسنے کے لیے یہ تبلیغی جماعت قائم کی (ترجمان اہل سنّت جلد دوم حصہ یازدہم ص ۱۷)

غلطی کو غلطی ماننا حق پسندی ہے

حضرت محبوب ملت علامہ مفتی محبوب علی خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت کی تین نصیحتیں بہت تاکیدی تھیں۔ (۱) اسلام وسنّیت پر تصلّب وپختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا۔ (۲) دشمنان خدا ورسول (جلّ جلالہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ

وسلم) جیسے وہابی، دیوبندی، رافضی، مودودی وغیرہم سے قطعاً دور رہنا۔ (۳) اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرنا۔ غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے۔ (سوانح شیر بیشۂ اہلسنت ص ۱۹۵ ملخصاً)

حضور شیر بیشہ اہل سنت کی قبر انور سے آج بھی یہ صدائے دل نواز محسوس ہوتی ہے سنّی رہنا، سنّی جینا، سنّی مرنا، سنّی اٹھنا خبردار، خبردار کسی گستاخ، کسی بدمذہب سے یارانہ نا کرنا۔

رافضیوں کے عقائد اور ان کا شرعی حکم

آج کل کے رافضی علی العموم کافر و مرتد ہیں ان کا عام عقیدہ یہ ہے کہ یہ قرآن شریف جو بحمدہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد پورا نہ رہا، اس میں کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں صحابہ کرام نے معاذ اللہ کم کردیں اور یہ بھی ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مولیٰ علی و دیگر ائمہ اطہار کرّم اللہ تعالیٰ وجوہہم اگلے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل تھے اور یہ دونوں عقیدے خالص کفر ہیں، جو شخص قرآن مجید سے ایک حرف، ایک نقطہ کی نسبت ادنیٰ احتمال کے طور پر کہے کے شاید کسی نے گھٹا دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا تو کافر ہے اور قرآن عظیم کا منکر ہے۔ یونہی جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۲۹)

امام نسفی بحر الکلام پھر تفسیر روح البیان میں ہے، رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولیٰ علی اور ان کی اولاد کے لیے میراث ہوگئی ہے، اور اہل سنت و جماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے

، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم اور نص صریح کا منکر ہے۔ یونہی جسے ختم نبوت میں کوئی شک ہو وہ بھی کافر ہے (فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۱۵ ص ۷۲۷)

خلیفہ معتصم باللہ کے دور میں ۶۵۴ھ میں مدینہ طیبہ پر رافضیوں کا قبضہ رہا حضرت علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب وفاء الوفا جلد اول ص ۴۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں "اس زمانہ میں مسجد نبوی شریف اور مدینہ طیبہ پر رافضیوں کا قبضہ تھا۔ قاضی شہر اور مسجد نبوی کے امام و خطیب سب روافض ہی تھے یہاں تک کہ ابن فرحون کا بیان ہے کہ کوئی شخص مدینہ منورہ میں اہل سنت و جماعت کی کتابوں کو علانیہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔ علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ والرضوان اس زمانے کا ایک دوسرا بھیانک اور عبرت انگیز واقعہ اسی کتاب وفاء الوفا جلد اول کے ص ۴۷۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حلب (ملک شام) کے رافضیوں کی ایک جماعت سے مدینہ کا حاکم مل گیا اور بہت سا مال و زر رشوت لے کر ان لوگوں کو حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جسم مبارک کو نکال کرلے جانے کی اجازت دے دی۔ اور جب وہ لوگ زمین کھودنے کے لیے بہت سے ہتھیار اور ساز و سامان لے کر باب السلام سے مسجد نبوی شریف میں داخل ہوئے اور حجرہ شریف کی طرف چلے تو حضرت شیخ شمس الدین صواب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو سنی صحیح العقیدہ اور خادم حرمین نبوی کے افسر تھے وہ اس واقعہ کے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں واللہ ما وصلوا المنبر حتیٰ ابتلعتهم الارضُ جمیعهم ما کانَ مَعَهُم مِنَ الآلاتِ وَلَم یبقیٰ لهم اثرٌ یعنی خدا کی قسم وہ لوگ ابھی منبر شریف تک بھی نہ پہونچے تھے کہ اچانک ان کو اور ان کے سارے ساز و سامان کو زمین نگل گئی اور ان کا نام و نشان مٹ گیا (بحوالہ فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص ۵۶ / اور خطبات محرم ص ۶۴ / مصنفہ حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)

اس کے بعد انہیں شیخین کریمین کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والے کا عبرتناک انجام صاحب روح البیان پارہ ۵/ص ۸۴/ پر تحریر فرماتے ہیں ''حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قافلہ کے ساتھ سفر کررہا تھا، ہم نے ایک شخص کو امیر قافلہ منتخب کرکے اس کی ہدایت پر سفر کرتے رہے۔ چلتے چلتے ہم ایک جگہ رات گزارنے کے لیے اترے تو وہ بدبخت یعنی ہمارا امیر قافلہ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دینے لگا ہم نے اسے ہر چند سمجھایا لیکن اس نے ہماری ایک نہ مانی۔ جب ہم صبح کو اٹھے اور وہاں سے چلنے کے لیے سامان سفر باندھا تو حسب دستور اس کے سفر کی تیاری کے آثار نظر نہ آئے۔ ہم چل کر اس کے یہاں پہونچے تاکہ معلوم کریں کہ کیا ماجرا ہے کہ آج وہ سفر کے لئے تیار نہ ہورہا ہے۔ آکر دیکھا تو وہ جانور کی شکل میں تبدیل ہوچکا تھا اور لوگ اس کے پاوں ایک بڑی چادر سے ڈھانکے ہوئے تھے، ہم نے اسے علیحدہ کیا، تو دیکھا کہ اس کے پاوں خنزیر کی طرح ہوگئے تھے۔ ہم نے اس کا سامان سفر باندھا اور اسے پکڑ کر اس کی سواری پر بیٹھایا لیکن وہ سواری سے چھلانگ لگا کر نیچے اترا اور خنزیر کی طرح تین آواز نکالا اور بھاگ کر خنزیروں سے جاملا۔ پھر مکمل خنزیر کی شکل میں ہوگیا۔ اس کے بعد ہم میں سے کوئی اسے پہچان نہ سکا کہ ان خنزیروں میں ہمارا امیر قافلہ کونسا ہے۔ یعنی مکمل طور پر خنزیر ہی ہوگیا''۔

اسی طرح چشم وچراغ خاندان برکات نور العارفین، سرکار نوری میاں مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں یہ روایت مشہور ہے کہ حضرت مرشد المرشد اچھے میاں قدس سرہما میرے جدے امجد کے علاتی بھائی جما میاں کے تعزیہ کو جوانہوں نے خانقاہ میں بنایا تھا۔ خانقاہ سے نکال باہر کروایا حالانکہ آپ نے کبھی فقیری اور درویشی وغیرہ کسی بات کو دعویٰ کے ساتھ

نہیں فرماتے تھے، لیکن اس وقت غصہ کی شدت میں اپنی داڑھی پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا اے جمّا! جس رافضی کو چاہو، اس کی قبر کھوکر دیکھ لو اگر وہ انسان کی بجائے سوّر نہ ہو تو فقیر کو فقیر نہ کہنا (سراج العوارف ص ۱۷۷)

رافضی کو شیعہ بھی کہتے ہیں یہ بہت پرانا فرقہ ہے یہ لوگ تینوں خلفائے راشدین کے ساتھ ساتھ دیگر صحابہ کرام بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں شدید گستاخی کرتے ہیں۔ اس فرقے کا زور ہند و پاک میں روز بروز بڑھتا جارہا ہے اجمیر شریف کے بعض مجاور پکے رافضی ہوچکے ہیں اور اپنے افکار فاسدہ کی اشاعت میں ہمہ تن کوشاں اور مشغول ہیں۔ خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں انتہائی توہین آمیز کلمات کہتے ہیں۔ امام اہل سنت سرکار اعلی حضرت کو برا بھلا کہتے ہیں، رضویوں اور بریلویوں کو یہ خارجی فرقہ بتاتے ہیں، مسلک اعلی حضرت سے انتہائی درجہ حسد و بغض کا اظہار کرتے ہیں ان لوگوں نے دیار غریب نواز میں ''سلام اعلی حضرت'' پڑھنے پر سخت پابندی عائد کررکھی ہے۔ اہل بیت کے نام پر سنّی مسلمانوں کو بدعقیدہ اور بے دین بنانے کا سلسلہ جاری ہے ایسے نازک وقت میں مسلمانان اہل سنت کو ایسے عقیدے والوں سے دور و نفور رہ کر اپنا دین و ایمان بچانا فرض ہے۔

صحابہ کے دشمن رہیں خوار ہر جا　　محبوں پہ فضل خدا تاج والے
نہ لے کافروں سے مدد کوئی سنی　　صلح کل کے فتنے مٹا تاج والے

تمہارے دشمنوں کے سر کچل نے کو رہیں قائم
غلامان شہ احمد رضا خاں یارسول اللہ

(خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ ہدایت رسول علیہ الرحمہ)

حضور محدث کبیر کا ایک اہم فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں (۱) کسی وہابی، دیوبندی یا رافضی باورچی کو سنّی حضرات اپنے مدرسے میں اس کی تنخواہ مقرر کرکے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کے عقیدہ رافضیت یا وہابی کے عقیدۂ وہابیت یوں ہی دیوبندی کے عقیدۂ دیوبندیت پر مطلع ہوکر اس کو ملازم رکھنے والا اور اس سے کھانا پکوانے والا کیسا ہے؟ ایسے باورچیوں کے ہاتھ کے پکے ہوئے طعام کو کھانے میں شرعاً کوئی قباحت ہے یا نہیں۔ آج کل کے رافضیوں پر حکم کافر اصلی ہے یا مرتد کا۔ مسئلہ مذکور میں زید اور بکر کے مختلف قول ہیں۔ زید کہتا ہے کہ تمام سامان مدرسے کا ہے تو صرف پکانے سے کیا ہوتا ہے۔ لیکن بکر کہتا ہے کہ چونکہ قول ربانی ہے: **فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین** جب کہ ان مذکورہ عقیدہ رکھنے والوں کا عقیدہ ظاہر ہو، اس لیے کسی صورت میں ایسے باورچیوں کو رکھنا، کھانا پکوانا جائز نہیں۔ کس کا قول صحیح ہے۔ شیعہ یعنی رافضی کو اچھا کہنے والا کیسا ہے؟

(۲) وہابیوں، دیوبندیوں کے یہاں کھانے والے اور ان کے بچوں کو اپنے مدرسے میں تعلیم دینے والے عالم کی امامت کا حکم کیا ہے؟ اور سنیوں کو ایسے عالم کو اپنے مدرسہ میں مدرس رکھنا ایسے عالم سے تعلیم حاصل کرنے کا کیا حکم ہے؟ شرعاً ایسا کرنے والا فاسق معلن ہوا کہ نہیں؟ اگر منع کرنے پر ایسا فعل بار بار کرے تو کیا حکم ہے؟ **بینوا توجروا**

المستفتی: محمد شہادت اللہ القادری گورکھپوری
شمس العلوم گھوسی ضلع مئو
۵؍صفر المظفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۷؍ستمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعرات

۹۲/۸۶/ک

الجواب: دورِ حاضر کے روافض پر قرآن عظیم کو ناقص اور تحریف شدہ ماننے کی بنا پر اور کئی ضروریات دین کے انکار کرنے کی بنا پر حکم کفر جاری ہو چکا ہے۔ سبّ صحابہ اور انکار خلافت شیخین وذی النورین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وجہ سے بھی ان کی گمراہی کھلی ہوئی ہے۔ ان سے اور تمام بدمذہبوں سے مثل وہابیہ دیوبندیہ وغیرہم سے قطع تعلق لازم ہے۔ کھانا پکانے والے کو گوشت وغیرہ بھی پکانا ہوتا ہے اور بوقت طبّاخی اس کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ اگر کسی مرتد یا کافر کے قبضہ میں گوشت گیا اور تھوڑی دیر کے لیے مسلمانوں کی نگاہ سے اوجھل ہوا تو اس کا حکم مثل مردار کے ہے۔ جہاں تک ممکن ہو بدمذہبوں کو کوئی ملازمت نہ دی جائے بلکہ ہرگز نہ دی جائے۔ بالخصوص رافضیوں کے بارے میں جب کے یہ مشہور ہے کہ وہ سنیوں کے مطعومات یعنی کھانے کی چیزوں میں گندگیاں ملا دیتے ہیں تو بدرجہ اولیٰ احتراز شدید لازم۔ اسی طرح بدمذہبوں کے یہاں دعوتیں کھانا بھی حرام ہے۔ جو لوگ اس قسم کی تدریسیں کرتے ہیں انہیں حکمت وموعظت پھر شدّت اور دباؤ نیز اثرات سے راستہ پر لایا جائے اور جب کسی طرح نہ مانیں تو ان سے مقاطعہ کیا جائے اور جب تک ثابت نہ ہوں انہیں منصب امامت سے سبکدوش رکھا جائے یا نہ ہٹیں تو ان کی اقتداء میں نماز نہ پڑھیں۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

کتبہ: ضیاالمصطفیٰ قادری
۵؍صفر المظفر ۱۴۱۰ھ

الجواب صحیح واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم

کتبہ: بدرالدین احمد القادری الرضوی
مدرسہ غوثیہ بڑھیا بستی۔ ۲۰؍صفر ۱۴۱۰ھ

امام اہلسنت مجدد دین وملت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''رسالہ ردّالرفضہ'' کے اخیر صفحہ پر رافضیوں کے متعلق جو احکام شرعی تحریر فرمایا ہے اسے سنی مسلمان بغور ملاحظہ فرمائیں اور عملی جامہ پہنا کر اللہ ورسول کو راضی کریں۔

''بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ علی العموم کفّار مرتدین ہیں''

ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی، باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتّٰی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنّی تو سنّی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً حصہ نہیں، ان کے مرد عورت، عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ گناہ اشد حرام، جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے، اور اس کے لیے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لیے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ: عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۱۴، ص ۲۶۸)

تصدیق وتائید

فاضل بغداد، حضرت علامہ انیس عالم سیوانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماحی رفض وتفضیل ونصب وخروج
حامی دین وسنت پہ لاکھوں سلام
مومنیں پیش فتح وپسِ فتح سب
اہل خیر وعدالت پہ لاکھوں سلام

حضرت صوفی باصفا، خلیفۂ بدر ملت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قبلہ دام فیضہ نے روافض کے سلسلے میں جو باتیں تحریر فرمائی ہیں وہ ماشاء اللہ بہت عمدہ ہیں، انہیں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

آج کی مذہبی ضرورت یہ ہے کہ علمائے اہل سنت اور ائمۂ مساجد اپنی تحریروں، تقریروں میں دیوبندیوں، وہابیوں کیساتھ ساتھ رافضیوں کی بدعقیدگی اور بددینی سے عوام اہل سنت کو آگاہ کریں۔

بہت سے ڈبلی کیٹ، بنے ہوئے، نام کے سید اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی محبت کے پردے میں صحابۂ کرام کی توہین اور رافضیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

ان کا مقصد اہل بیت نبوت کی تعریف وتوصیف نہیں اور نہ ہی اہل بیت سے ان کا کوئی تعلق۔ وہ اہل بیت کا نام لیکر ان پاک اور مقدس ناموں کے بہانے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار، وفاشعار صحابہ کی تنقیص کرنا چاہتے ہیں، تصوف، صوفیت، پیری مریدی یا سیدی کی آڑ میں رافضیت کا ننگا ناچ ناقابل قبول بلکہ گمراہی ہے۔

صحیح النسب سادات کرام ہرگز ہرگز نہ کسی صحابی کی توہین کرتے نہ ان کی شان گھٹاتے بلکہ وہ کسی عام اہل ایمان کی بھی تحقیر گوارہ نہیں کرتے چہ جائیکہ اصحاب رسول

اکرم جن کے بارے میں قرآن میں آیا و کلا وّعد اللّٰہ الحسنیٰ اور اللہ نے تمام صحابہ کیساتھ بھلائی کا وعدہ فرمایا (سورۃ النساء آیت ۹۵) سارے کے سارے صحابہ بشمول حضرت امیر معاویہ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت ابوسفیان، حضرت حبشی رضی اللہ عنہم اجمعین دنیا جہان کے تمام اہل ایمان سے افضل وبہتر ہیں، انبیاء کے بعد بشر میں کوئی بھی شخص کسی صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

صحیح النسب سادات کرام کی محبت وتعظیم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے سبب ہے اور ان حضرات عالیہ سے محبت اور ان کا احترام درحقیقت سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے محبت ہے اور اہل بیت کرام کی تعظیم وتوقیر اہل ایمان کی پہچان ہے، مگر ہر تعظیم وتوقیر شریعت کے دائرے ہی میں محمود، شریعت سے باہر جو تعظیم ہوگی وہ محمود نہیں مکروہ ہوگی۔

آج کل جس طرح خانقاہوں، درگاہوں سے رفض وخروج کی اعانت ہو رہی ہے وہ سنّیت کے لیے زہر ہلاہل ہے، ہر وہ شخص جو مزاروں پہ مجاوری کر رہا ہے، یا جو مزارات اولیاء پہ جاتا ہے یا کسی پیر یا بابا سے تعلق رکھتا ہے ضروری نہیں کہ اس کے عقائد اہل سنت کے موافق ہوں، بہت سے لوگ اپنی ضرورت یا تجارت وروزی روٹی کے سبب مزاروں اور درگاہوں پہ بیٹھے ہیں۔ مزارات اولیاء سے ان جیسوں کی وابستگی عقیدت ومحبت کی بنا پر نہیں بلکہ دنیاوی مجبوری ہے ان کے عقائد وہابیوں، دیوبندیوں اور شیعوں کے ہیں۔

واضح رہے کہ وہابیہ دیابنہ اپنے عقائد کفریہ خبیثہ کے باعث اور روافض اپنے من گڑھنت فرضی عقائد اور جھوٹی محبت اہل بیت کے سبب گمراہ بددین ہیں اور جس کے عقائد میں قرآن میں کمی یا بیشی ہو چکی معاذ اللہ، یا جو حضرت علی کو خدا مانتے ہیں یا انبیاء سے افضل بتاتے ہیں یا صحابہ کی تکفیر اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے منکر ہیں وہ سب دائرۂ اسلام سے خارج کافر ومرتد ہیں، اس قسم کے باطل عقائد خواہ کسی پیر کے ہوں یا صوفی کے یا مجاور کے یا کسی نام نہاد سید کے وہ اس کا اہل سنت سے ہرگز ہرگز کوئی تعلق ورشتہ نہیں،

کوئی دیوبندی، وہابی یا شیعہ رافضی لاکھ مرتبہ اپنے کو سید بتائے یا یہ کہے کہ وہ فلاں حضرت کا بیٹا وجانشین ہے مسلمانوں کو اس کے فریب میں نہ آنا چاہیئے، اس قسم کے بہت سے رافضی تبرائی اجمیر شریف اور دوسری درگاہوں پہ تقیہ کر کے سنّیوں کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔

اہل سنت کے علماء، ائمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عوام کو بار بار یہ بتائیں کہ مزارات پہ بیٹھے ہوئے جاہل، دنیادار، شریعت وسنّیت سے بیزار مجاوروں، خادموں اور باباؤں کو ہرگز ہرگز روپیہ پیسہ نہ دیں اور نہ ان کے ہاتھوں سے چادر پھول پیش کروائیں، ایسے مجاور جو داڑھیاں منڈائیں، تاش کھیلیں، نوجوان عورتوں کے بدن پر ہاتھ رکھ کر دعا کریں، منت پوری ہونے کے لیے پیسے کا مطالبہ کریں، فلمیں دیکھیں، وہ نہ پیر نہ فقیر نہ بابا بلکہ شیطان کے چیلے ہیں۔ ان سے دور رہنے ہی میں ایمان وعقیدے کی خیر ہے، بی جے پی حکومت میں جب دہشت گردی کے الزام میں وہابیوں دیوبندیوں کی دھر پکڑ شروع ہوئی تو کوئی سہارا نہ پا کر جمعیت العلمائی مولوی سرکار خواجہ پاک کی بارگاہ میں پہنچ گئے، ظاہر ہے وہ عقیدت میں تو گئے نہیں۔ اس لیے کہ وہابی عقیدے کے مطابق جتنے اولیاء اللہ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سب مر کر مٹی میں مل گئے، یہ مزارات شرک کے اڈے ہیں، ان کو توڑ دینا ہی حقیقی توحید ہے معاذ اللہ رب العالمین، غرضیکہ جمعیت العلمائی مولویوں کا اجمیر شریف میں جلسہ کرنا اور حاضری دینا اور بے بہرے ضمیر فروش لالچی مجاوروں کا ان بدعقیدوں کے سروں پر پگڑ باندھنا، پولیس سے بچنے بچانے کی ترکیب اور سنی عوام کو فریب دینے کی سازش کے سوا کچھ نہیں۔ اس لیے دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ کہیں آپ بھی کسی فرضی سیّد اور نام نہاد پیر بابا کے چکر میں پڑ کر رافضیت کے شکار تو نہیں بن گئے ہیں۔

اہل سنّت میں سادات کے مشہور گھرانے بلگرام شریف، کالپی شریف مارہرہ شریف اور مسولی شریف وغیرہ ان کے علاوہ بھی بہت سے سادات کرام کے خانوادے

ہیں وہ سب ہمارے لیے قابل احترام ہیں،لیکن آج کل جس طرح نئے نئے سادات کی انٹری ہورہی ہے پھران سے بدمذہبی ظاہر ہورہی ہے وہ سنیت کے لیے خطرے کا الارم ہے،سید کے نام پر بعض ہمارے خطباء، شعرا اور جھوٹے،احمق ناظم فوراًہی کسی کو اولادِ رسول،اولادِعلی،اولادِفاطمہ،اولادِغوث اعظم بتانے لگتے ہیں، پھران کی جھوٹی سچی، من گڑھت کہانیاں اور فرضی کرامتوں کا ذکر خبیث، بہت افسوس کی بات ہے۔

ان خطبا، علما، شعراء اور بالخصوص نظمائے اجلاس سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ کسی کو بھی ان الفاظ سے موسوم کرنے سے قبل اس کے عقائد تو معلوم کرلیں، ایسا نہ ہو کہ جس کی دست بوسی، قدم بوسی کر کے آپ نے اپنی ٹی آر پی بڑھائی وہ شخص حضرات شیخین ابوبکر وعمر وحضرت سیدنا عثمان ذو النورین، وحضرات ساداتنا طلحہ، زبیر، امیر معاویہ، ابوسفیان وعمرو بن العاص وام المومنین سیدہ صدیقہ عائشہ وبنات رسول پاک سیدہ زینب ورقیہ وام کلثوم کے منکر و گستاخ ہو۔

اللہ ایسے فساق فجار روافض، خوارج ننگ دین، ننگ اسلام، شیطان صفت، پیر، فقیر، بابا، مجاوروں سے محفوظ فرمائے۔آمین

آج کے دور میں سچی سنیت کی پہچان حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ ہے جس کا اجمالی نام ''مسلک اعلیٰ حضرت'' ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کا وہ مطلب نہیں جو کچھ چالاک قسم کے مولویوں، پیروں، فقیروں اور قلمکاروں نے نکال رکھا ہے کہ ضرورت سمجھ کر اعلیٰ حضرت کی تعریف کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت پر اداریہ اور مضمون لکھتے، کتابیں اور رسالے تصنیف کرتے، فضائل اعلیٰ حضرت پر لمبے چوڑے مضمون تحریر کرتے، لچھے دار تقریریں کرتے۔لیکن درپردہ مسلک کی جڑ کاٹتے ہیں۔

کہیں وہابیوں سے یاری، کہیں دیوبندیوں سے رشتہ داری، کہیں رافضیوں سے ملنساری، عجیب وغریب ہے صلح کل کی مہاماری۔

ایسے چاپڑ لوگوں سے بھی چوکنا رہنے کی ضرورت ہے یہ چالباز لوگ اعلیٰ حضرت کے نام سے دھوکہ دینے کی کوشش کررہے ہیں، بہت سے ان میں سچا پکا اعلیٰ حضرت والا ظاہر کرتے ہیں، بتاتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ کا مرید وخلیفہ ہوں، کوئی دعویدار ہے کہ سرکار مفتی اعظم کا خاص الخاص مرید، بعض اپنے کو خلیفہ بتاتے ہیں حالانکہ ان کی حرکتیں ایسی کہ مسٹر طاہر الپادری کی روح شرما جائے، جو شخص مفتی اعظم اور تاج الشریعہ کا مرید وخلیفہ ہوگا وہ ان بزرگوں کے فکر ونظر کا حامی ومبلغ ہوگا نہ کہ نعرہ اعلیٰ حضرت کا اور کام اشرف علی تھانوی والا، یہ کون سی سنیت ہے؟ اسی قسم کے اندیشوں کو آج سے کچھ نصف صدی پیشتر محسوس کر کے حضرت سید العلماء علامہ سید آل مصطفیٰ میاں مارہروی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا تھا:

یا الٰہی! مسلک احمد رضا خاں زندہ آباد
حفظ ناموس رسالت کا جو ذمہ دار ہے

اور امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمنان صحابہ کو رگڑا دیتے ہوئے خوب ارشاد فرمایا:

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام
اولیں دافع اہل رفض وخروج
چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام
جس کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

انیس عالم سیوانی، لکھنؤ
۲۵/ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ

فقیہ عصر حضرت علاّمہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرّحمہ کے کچھ اہم فتاوے

س:۔ زید اپنے کو سنی مسلمان کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک سچا مسلمان ایک ہندو کا بھائی ہوتا ہے۔

ج:۔ جو شخص اپنے آپ کو کسی مشرک کا بھائی بتائے وہ سنی مسلمان نہیں ہوسکتا، قرآن مجید میں ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ یعنی مسلمان، مسلمان بھائی ہیں، (القرآن، سورۃ حجرات، آیت ۱۰، پ۲۶) قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ یعنی بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینہ میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔ (القرآن، سورۃ آل عمران، آیت ۱۱۸، پ۴) **واللہ تعالیٰ اعلم** (فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم ص ۵۵۲)

س:۔ شعائر کفار کیا ہیں؟ تعریف فرما دیجئے شعائر کفار کو اختیار کئے ہوئے کا کیا حکم شرعی ہے؟

ج:۔ شعائر کے معنیٰ نشانیوں کے ہیں۔ شعائر کفار کے معنیٰ کفار کی نشانیوں کے ہیں یعنی وہ چیزیں علامت کفار سے ہوں جیسے قشقہ لگانا، جنیو پہننا، چوٹی رکھنا، صلیب لٹکانا۔ شعائر کفر اختیار کرنا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم ص ۵۵۳)

س:۔ اسلامی مدرسوں میں ''بھارت ماتا کی جئے'' بولا جا سکتا ہے؟

ج:۔ اسلامی مدارس تو اسلامی مدارس کسی بھی موقع پر ''بھارت ماتا کی جئے'' بولنا کفر ہے، جو لوگ یہ بولیں ان پر توبہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے، یہ ہندوؤں کے شرکیہ اعتقاد کی ترجمانی ہے، ان کے اعتقاد کے مطابق ایک دیوی ہے جس کو بھارت ماتا کہتے ہیں جو ہندوستان کی مالک و مختار اور اس میں متصرف ہے،

جیسے گنگا جمنا کے بارے میں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ یہ دونوں دریا نہیں، دو دیوی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم ص ۵۹۹)

س:۔ ''وندے ماترم'' کا نعرہ لگانا کیسا ہے؟

ج:۔ وندے ماترم کے معنیٰ یہ ہیں ''اے ماں! ہم تیرے پجاری ہیں'' یہ زمین سے خطاب ہے، مشرکین ہند کے کروڑوں دیوتاؤں میں ایک دیوی زمین بھی ہے اس سے خطاب کرتے ہوئے اس گیت میں کہا گیا ہے کہ اے زمین، اے دھرتی ماتا! ہم تیرے پجاری ہیں، پجاری کے معنیٰ عبادت کرنے والے کے ہیں، اس وجہ سے یہ جملہ خالص مشرکانہ کافرانہ ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ یہ نعرہ لگائیں جو مسلمان یہ نعرہ لگائے گا، یہ گیت گائے گا وہ کافر و مشرک مرتد ہو کر اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اس کی زوجہ اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ اس پر فرض ہوگا کہ فوراً توبہ کرے۔ پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اگر بیوی رکھتا ہو تو اس سے پھر نکاح کرے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم** (فتاویٰ شارح بخاری ج۲ ص ۵۸۹)

قارئین ان فتاویٰ کے بعد سرکار اعلیحضرت کی تحریر پُر تنویر ملاحظہ کریں جسے آپ نے تقریباً سوا سو سال پہلے تحریر فرمایا تھا جس میں سنّیوں کی مذہبی احوال کی عکاسی فرمائی ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ آپ کے درد دل کا آئینہ ہے۔

مکتوب اعلیٰ حضرت کا کچھ حصہ

بنام حضرت مولانا غلام یٰسین علیہ الرحمہ

ڈیرہ غازی خاں (پاکستان)

مولانا! زمانہ غربت اسلام ہے۔ **بدأ الاسلام غریباً وسیعود کما بدأ**

فطوبیٰ للغرباء یعنی اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی کی طرف لوٹ جائے گا تو غریبوں کے لیے خوش خبری ہے۔ غربت کے لیے کسمپرسی لازم ہے۔ سنّیوں میں عوام کی توجہ لہو ولعب وہزل کی طرف (کفّار و مشرکین) اور بد مذہب رافضی ہو یا وہابی، قادیانی ہو یا آریہ، نصاریٰ ہو یا یہودی، سب اپنے اپنے مذہب کی نصرت وحمایت واشاعت میں کمر بستہ ہیں۔ مال سے اعمال سے اقوال سے، سنیوں کو کون پوچھتا ہے؟ وقت ہی شیوع ضلالت یعنی گمراہی پھیلنے کا ہے۔ ان کو اگر کوئی آدھی بات کہے جامہ سے باہر ہوں، ماں باپ کو گالی دے، اس کے خون کے پیاسے ہوں، اس وقت تہذیب بالائے طاق رہتی ہے، ساری تہذیب اللہ عزّ وجلّ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل برتی جاتی ہے کہ ان کو منہ بھر کر گالیاں دینے والے، لکھ لکھ کر چھاپنے والے جو چاہیں بکیں، ان بکنے والوں کا نام ذرا بے تعظیمی سے لیا اور نامہذّب درشت گو کا خلعت عطا ہوا، یہ حالت ایمان ہے۔ **انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون**

ایسوں کے نزدیک معاذ اللہ قرآن وحدیث بھی نامہذب ہے۔ **فلا تطع کلا حلاف مّہین O ھمّاز مشّاء م بنمیم O عتلٍّ بعد ذٰلک زنیم** یعنی اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا۔ بھلائی سے بڑا روکنے والا۔ درشت خو۔ اس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (سورہ قلم) **یا ایّھا النّبی جاھد الکفّار والمنٰفقین واغلظ علیھم** اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ۔ (سورۂ توبہ) **یاایّھا الّذین اٰمنوا قاتلوا الّذین یلونکم من الکفّار ولیجدوا فیکم غلظۃ ط** یعنی اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہئے کہ تم میں سختی پائیں (سورۂ توبہ) **ودّوا لو تدھن فیدھنون O** یعنی وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو

تو وہ بھی نرم پڑ جائیں (سورۂ قلم) **ولا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللّٰہ** یعنی اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں (سورۂ نور)

اور حدیث شریف میں سرکار نے فرمایا **تقرّبوا الی اللّٰہ ببغض اھل المعاصی** خدا ورسول کے نافرمانوں سے بغض رکھ کر اللہ کی نزدیکی حاصل کرو **والقوھم بوجوہ مقفھرّۃ** اور ان سے ترش روئی کے ساتھ ملو۔

بات یہ ہے کہ اللہ ورسول کی عزّت قلوب میں بہت کم ہوگئی ہے۔ ماں باپ کو برا کہنے سے دل کو درد پہونچتا ہے، تہذیب بالائے طاق رہتی ہے نہ اس وقت اخوت واتّحاد کا سبق یاد ہے، اللہ ورسول پر جو گالیاں برستی ہیں ان سے دل پر میل بھی نہیں آتا، وہاں نیچری تہذیب آڑے آتی ہے، اللہ اسلام دے اور مسلمانوں کو توفیق خیر عطا فرمائے۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ج۱۴ص۱۶)

حضور بدر ملت کے نصیحت آموز مکتوب جسے آپ نے اپنے ایک مرید وشاگرد رشید مولانا محمد تسلیم رضا صاحب رضوی کے والد کے نام اس موقع پر تحریر فرمایا تھا۔ جب انہوں نے اپنے ایک لڑکے کا رشتۂ نکاح ایسے شخص کے گھر طے کر لیا تھا جس نے اپنے فرزند کی شادی ایک دیوبندی کے گھر کر دیا تھا۔

مکتوب بنام عبد الجبار صاحب

مقام مہڑا پوسٹ کریار ضلع بستی (یوپی)

از: مدرسہ غوثیہ بڑھیا بتاریخ ۲ رشوال ۱۴۰۸ھ

مکرمی برادرم عبد الجبار صاحب.............................السلام علیکم

خیریت جانبین درگاہ الٰہی جلّ جلالہٗ میں نیک مطلوب ہے۔ ضروری قابل تحریر یہ

ہے کہ میں نے آپ کو رونق بیگ کے یہاں رشتہ قائم کرنے سے اس لیے روکا تھا کہ وہ دیوبندی کے یہاں اپنے لڑکے کی شادی کر چکے ہیں۔ آپ کے فرزند مولوی تسلیم رضا (میرے شاگرد) جب گھر سے یہاں بڑھیا مدرسہ غوثیہ آئے تو ان سے معلوم ہوا کہ آپ رونق بیگ کے یہاں اپنے دوسرے لڑکے کا رشتہ قائم کرنے کے لیے طے کر چکے ہیں۔ پھر جب تسلیم رضا آپ کے بیٹے نے کہا کہ اگر آپ رونق بیگ کے یہاں رشتہ کریں گے تو میں نکاح میں شریک نہیں رہوں گا تو آپ ان پر بہت برہم ہوئے اور ناراض ہو گئے اور کہا کہ جب تم کو نکاح میں شریک نہیں ہونا ہے تو تم ہمیشہ کے لئے گھر سے چلے جاؤ۔ آپ غور کریں جب میدان محشر میں سرکار مصطفٰی مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ سے باز پرس کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ تم نے اس آدمی کے یہاں رشتہ کیوں قائم کیا جو میرے دشمن وہابی دیوبندی سے رشتہ قائم کئے ہوئے تھا۔ جس شخص نے میرے دشمن سے ناتا جوڑ رکھا تھا اس سے تم نے ناتا جوڑا ہے تو اسی سے شفاعت کراؤ۔ تو بھائی صاحب بتائیے کہ اس موقع پر آپ کا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ کیا آپ کو ہمیشہ اسی دنیا کی چھاؤں میں رہنا ہے؟ دنیا سے جانا نہیں ہے۔ یاد رکھئے! کہ سرکار رحمۃ للعلمین مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کی شفاعت کا انکار کر دیں گے اس کے لیے پیرو پیغمبر، غوث وقطب کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔

بتائیے! جو شخص آپ کی آخرت بنانے کیلئے آپ کو سمجھاتا ہے تو قبول کرنے کے بجائے الٹے آپ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔ کیا دین وایمان، شریعت واسلام کا یہی تقاضہ ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ آپ سوچیں جو بات آپ کو بتائی گئی ہے وہ اچھی ہے یا خراب اگر اچھی ہے تو آپ کیوں ناراض ہو رہے ہیں؟ آپ کو تو یہی بتایا گیا ہے کہ جس نے دیوبندی سے رشتہ ناتا کر لیا ہے اس سے آپ رشتہ نہ کیجئے۔ اس مشورے اور ہدایت کو پورے ہندوستان میں کوئی بھی سنّی پیر، فقیر، مفتی، مولانا،

عالم، محدث، حافظ، قاری غلط کہہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں تو پھر اس قیمتی مشورے کو قبول کرنے سے آپ کو انکار کیوں ہے؟ بال بچوں کو سلام ودعاء فقط

بدرالدین احمد ۲ر شوال ۱۴۰۸ھ

ایک ایمان افروز تحریر

امام سنوسی متوفی ۸۹۵ھ قدس سرہ العزیز اپنی شرح امّ البراہین میں تعلیم عقائد کی اہمیت اپنے زمانے کی صعوبت وکلفت اور عقیدے کو مضبوط ومستحکم کرنے والوں کی ندرت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل وشعور کا جلوہ رکھتا ہے اس زمانۂ پرمحن میں اس کے تمام مشغلوں سے زیادہ اہم اور قابل توجہ امر یہ ہے کہ وہ اس چیز میں جدوجہد کرے جس کے ذریعہ وہ اپنی جان کو ہمیشگی کی جہنم سے بچائے، اور بغیر اس کے نہیں ہو سکتا کہ آدمی اسلامی عقائد کو اسی طور پر مضبوط ومستحکم کرے جس طور پر ائمہ اہلسنت معرفت رساں صاحبان خیر وصلاح نے بیان فرمایا۔

اور کتنے کم ہیں ایسے لوگ جو اس پر آشوب دور میں اسلامی عقائد کو اسلاف اہلسنت کے موافق ٹھوس کریں، جب کہ آج جہالت کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ باطل بلا کا پھیلا ہوا ہے اور زمین کے ہر گوشے پر حق سے مکرنے، اہل حق سے جلنے اور باطل کو جھوٹی بناوٹی اور دھوکے کی باتوں سے آراستہ کرنے کا طوفان برپا ہے۔

کتنا مبارک ہے آج وہ بندہ جسے اپنے ایمان وعقیدوں کو پہچاننے اور سمجھنے کی توفیق ملی، پھر اس کے بعد ظاہر وباطن میں جن دینی مسائل کے بغیر وہ چل نہیں سکتا وہ اس نے سیکھے۔ یہاں تک کہ اس کا دل نور حق سے مستنیر اور اس کی خوشی سے لبریز ہو گیا پھر تمام خلق سے کنارہ کش اور اس کی ایذا رسانی سے کنارہ گزیں ہو کر قریب موت اس

دارفانی کی خرابی وتباہی سے نکل گیا۔تو مبارک ہو اسے وہ جو موت کے بعد وہ دیکھے گا۔ایسی نعمت اور ایسی مسرت جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی اور عقلیں اس کا اندازہ نہیں لگاسکتیں۔بیشک اس بندے نے تھوڑا صبر کیا اور بہت کچھ پایا۔

تو پاکی ہے اس ذات کو جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنے خاص فضل سے نوازے اور اپنے خالص اختیار سے جسے چاہے قرب دے اور جسے چاہے دور کردے۔ (بحوالہ منقول از درس اسلاف ص:۹۶)

حضرت مولانا شاہ علم الہدیٰ قادری اورنگ آبادی علیہ الرحمہ کے انمول ارشادات

افسوس ہے زمانہ موجودہ کے ان علماء اور فقراء پر جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور صورت عالمانہ اور درویشانہ بنائے ہوئے ہیں لیکن ایمان وعقائد اسلام کی درستگی سے منزلوں دور ہیں بلکہ بد مذہبوں، بد دینوں کافروں، مشرکوں، مرتدوں یعنی وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں، تبلیغیوں، مودودیوں اور صلح کلیوں سے اتفاق و اتحاد قائم کرتے اور ان سے یارانہ دوستی گانٹھتے ہیں اور امتیاز ایمان وعقائد اسلام اٹھا بیٹھے ہیں، حتی کہ حلال وحرام کی تمیز بھی اکثروں میں باقی نہ رہی پھر معرفت الٰہی وجستجوئے حقیقت ومجاہدات وریاضات سے ایسوں کو کیا علاقہ ،ایسوں کا حال حضرت سعدی علیہ الرحمہ کے اس شعر کے مصداق ہے ؎

پیرے کہ کامرانی وتن پروری کند   او خویشتن گم است کرا رہبری کند

یعنی ایسا پیر جو مقصد برآری اور تن پروری میں لگا رہتا ہے وہ خود بھٹکا ہوا ہے تو دوسروں کی کیا رہبری کرے گا۔

لباس عالمانہ اور خرقہ درویشانہ زیب تن کر کے طلب دنیا میں مست اور آخرت سے برگشت صرف ترقی معاشرت دنیائے فانی کے حصول کو کمال جانتے ہیں۔اے ایمان والو! خوب یاد رکھو کہ علمائے حقانی اور فقرائے ربّانی، دولت مندوں، دنیا پرستوں، گمراہوں مشرکوں، کفاروں اور کلمہ گو منافقوں، مرتدوں سے ہرگز ہرگز کوئی واسطہ اور کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں اور مقولہ مقبولاں سے یہ ہے کہ ”دولت مندوں ،گمراہوں اور غضب الٰہی میں پڑنے والوں کی صحبت ومحبت علما، فقرا کے لیے زہر قاتل ہے“ بندگان مقبولان الٰہی کا یہ ارشاد فیض بنیاد ہے کہ بمقدار ایک ذرّہ بھی دوستی یا مروّت دنیا پرستوں کی جس عالم یا جس درویش کے دل میں جگہ پکڑ گئی تو وہ عالم ربانی اور درویش صمدانی نہیں بلکہ مردود شریعت وطریقت اور حقیقت ہے۔

کاملین بندگان الٰہی فرماتے ہیں کہ فقیر اور عالم دین کو چاہیے کہ مشتبہ مال سے نہ کھائے کہ اس سے قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور قلب کی روشنی مٹ جاتی ہے ، بلکہ حلال غذا بھی اتنی نہ کھائے کہ جس سے یاد مولیٰ تعالیٰ میں غفلت پیدا ہو،صحت وزندگانی جہان فانی کے مطابق غذائے قلیل پر اکتفا کرے کم کھانے کے یہی معنیٰ ہیں۔اور رات بھر غافل ہو کر نہ سوئے کہ اس سے بھی غفلت کی سیاہی غالب آجاتی ہے صرف بضرورت اتنا سونا چاہیے کہ حواس بگڑنے نہ پائیں حتی الوسع رات کا زیادہ حصہ ذکر وفکر، مطالعہ اور عبادت الٰہی میں گزارنا چاہیے کم سونے کے یہی معنی ہیں۔عالم اور فقیر احکام اللہ اور احکام الرسول کے خلاف کبھی ہرگز ہرگز کلام نہ کرے کہ خلاف شرع بات کرنے والے کے سارے اعمال برباد کر دیے جاتے ہیں کم بولنے کے یہی معنٰی ہیں۔امتیاز حق وناحق کی تعلیم عالم اور فقیر کا شیوہ ہے،جس عالم اور فقیر نے امتیاز حق وناحق کے موقع پر اگر اپنی زبان کو خلق میں بدنامی کے خوف سے روک رکھا تو وہ عالم وفقیر نہیں بلکہ گونگا شیطان ہے کہ عبد کا خوف کرتا ہے اور اپنے

خالق سے نہیں ڈرتا ہے۔(منقول از قادری مواعظ وہّاج ص ۵۵)

تفسیر صوفیانہ از قرآن مقدس

(پارہ۴ آیت نمبر ۱۶۸ رکوع ۸)

عقل انسانی اگر ایمان کی معاون ہو تو نعمت ہے، اور اگر اس سے رکاوٹ کا ذریعہ بنے تو لعنت ہے، منافقین کی عقل جس پر انہیں ناز تھا لعنت تھی، غازی وشہیدوں کی عقل جس پر منافقین طعن کرتے تھے رحمت تھی، اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹ جانا، سب کچھ لٹا دینا حسینی عقل ہے، جسے ایمانی عقل کہا جاتا ہے اور دوسرے کو لوٹ لینا تباہ کر دینا یزیدی عقل ہے، ایمانی عقل لٹ جانے پر خوش ہوتی اور شیطانی عقل بچ جانے پر ناز کرتی ہے، یہاں شیطانی عقل والوں یعنی منافقوں پر اظہار غضب فرمایا جا رہا ہے۔

جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا وہ حسین
جس نے اپنے خون سے ملت کو دھویا وہ حسین
جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا وہ حسین
جس نے سب کچھ کھو کے بھی کچھ بھی نہ کھویا وہ حسین
جس نے قانون شرع جاں دے کے پورا کر دیا
بیعت باطل نہ کی اور راہ حق میں سر دیا

صوفیاے کرام فرماتے ہیں کہ نہ تو ہمیں اپنی موت کی عمر معلوم ہے، نہ مرض معلوم ہے، نہ معلوم کتنی عمر میں کہاں، کب اور کس بیماری سے مریں گے۔ یہ اس لیے ہے تاکہ ہم ہر دم موت کے لیے تیار رہیں۔ یہاں روح البیان نے ایک عجیب حکایت لکھی، کہ حضرت دانیال علیہ السلام ایک جنگل میں ایک جوان شخص کی لاش پر گزرے جس کے سر پر سونے کا تاج تھا اور بائیں ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی، بہترین لباس اور

زیورات سے آراستہ، اس کے پاس ایک تختی پر لکھا تھا کہ میں صمصام بن عُوَج بن عنق بن عاد بن ارم ہوں، میں نے ایک ہزار سات سو برس عمر پائی، اس زمانے میں بارہ ہزار کنواری لڑکیوں سے نکاح کیے، چالیس ہزار شہر آباد کیے، کئی ہزار جنگیں جیتیں، میرے خزانے کی چابیاں چار سو خچر اٹھاتے تھے۔ مگر میں نے عاقلوں سے دوری غافلوں سے قرب اختیار کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں دعوۂ خدائی کر بیٹھا، میں اس جنگل میں پھنس گیا، میں نے بہت چاہا کہ ایک تھیلی سچے موتیوں کے عوض مجھے مٹھی بھر جوار کے دانے مل جائیں جنہیں چبا کر میں جان بچا لوں مگر نہ ملے چنانچہ میں اب بھوک سے دم توڑ رہا ہوں اے دنیا والو! مجھ سے عبرت لو، اور دنیا سے دھوکہ نہ کھاؤ دیکھو اس وقت کوئی چیز میرے کام نہیں آ رہی ہے، اور میں نہایت بے کسی کی حالت میں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہوں (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۳۰۷)

اس عبرت ناک حکایت کے بعد سورہ فاتحہ جسے نمازی ہر رکعت میں پڑھتا ہے اس کے اخیر کی صرف تین آیت کریمہ کا ترجمۂ رضویہ اور حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی تفسیر پیش کی جاتی ہے اہل ایمان بغور پڑھیں اور اس پر عمل کر کے دارین کی سرخ روئی حاصل کریں۔

پروردگار عالم اپنے ایمان والے بندے کو دعا کی تعلیم فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ رب کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت سیدھے راستے کی ہدایت ہے کہ ہر رکعت میں اس کی دعا کرائی گئی۔ دوسرے یہ کہ سیدھے راستے کی پہچان یہ ہے کہ اس پر اولیاء اللہ اور صالحین ہوں کیوں کہ وہی رب کے انعام والے بندے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصّادقین یعنی سچوں کے ساتھ ہو جاو۔ اور وہ راستہ صرف مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے کہ اس میں اولیاء اللہ گزرے ہیں اور اب بھی ہیں۔ تیسرے یہ کہ ہدایت صرف

اپنی کوشش سے نہیں ملتی، بلکہ رب کے کرم سے ملتی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ گمراہوں کی ہمراہی خدا کا غضب ہے۔ نہ ان کے جیسا عقیدہ رکھے نہ ان کی جیسی شکل وصورت بنائے اور نہ ان کی بری رسمیں اختیار کرے۔

راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔ **مغضوب علیھم** سے یہود اور **ضآلین** سے عیسائی مراد ہیں۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ عداوت کے کفر سے محبت کا کفر نرم ہے، یہود عداوت پیغمبر کی وجہ سے کافر ہیں۔ اور عیسائی محبت پیغمبر میں حد سے بڑھ کر کافر ہوئے۔ مگر رب نے یہودیوں کو مغضوب علیھم فرمایا اور عیسائیوں کو گمراہ۔ دوسرے یہ کہ مومن کو چاہیے کہ عقائد واعمال، سیرت وصورت ہر چیز میں یہود ونصاریٰ اور تمام کفار ومشرکین اور مرتدین سے علیحدہ رہے نہ ان کی جیسی صورت بنائے، نہ ان کی رسمیں اختیار کرے، نہ ان کے جیسا عقیدہ اختیار کرے کیوں کہ یہ تمام چیزیں کفار ومرتدین کے راستے ہیں۔ (ترجمہ کنزالایمان وتفسیر نورالعرفان ص۲)

ارشادات سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بدمذہبوں کے پاس جا کر ان کی گنتی نہ بڑھاؤ، ان کے قریب نہ جاؤ، ان کو سلام نہ کرو، عیدوں اور خوشیوں کے وقتوں میں انہیں مبارک باد نہ دو، مر جائیں تو ان پر نماز نہ پڑھو، ان کا ذکر آئے تو ان کے لیے دعاے رحمت نہ کرو بلکہ ان سے جدا رہو اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھو، اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے اعمال حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو امید ہے کہ

مولیٰ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں، جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو لو۔ (ملخصا فتاوی الحرمین مترجم ص ۶۴) دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب ختم ہو جائے گا، زیادہ طلبی کے پیچھے مت پڑو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے جس میں ذرہ بھر اخلاص اور ذرہ بھر تقوی ہو وہی نجات پائے گا، تکلیف سے ناامید نہ ہو جایا کرو، توبہ سے گناہوں کو دھو لو، مومن کی پہچان یہ کہ وہ حلال روزی کی تلاش میں مصروف رہے، اصلی عیش آخرت کا عیش ہے، دنیا نے تجھ جیسے ہزاروں کو پالا اور موٹا تازہ کیا پھر خود ہی اپنی خوراک بنا لیا، جس کام کا انجام موت ہو اس کو خوشی کا مقام کون سا ہے، اللہ کے واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل کر۔

قابل عمل قیمتی ارشادات

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی جن میں بہتر فرقے دوزخی ہیں اور صرف ایک جنتی ہے اور اس گروہ کا نام اَلْجَمَاعَۃُ ہے۔ اور بیشک میری امت میں ایسے فرقے نکلیں گے کہ ان میں بدعقیدگی اور نفسانی خواہشات اس طرح سرایت کر جائیں گے جیسے دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کا زہر۔ کاٹے ہوئے کے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ بدعقیدگی اور خواہشات نفسانی ان گمراہوں کی رگ وپے میں ہر ہر جوڑ میں سرایت کر جائے گی۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۰)

اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف میں بدعقیدگی وگمراہی کو کلب سے تشبیہ دی ہے۔ کَلَبْ (بفتح لام) وہ بیماری ہے جو آدمی کو دیوانہ کتے کو کاٹنے سے ہوتی ہے۔ اور اس مریض کے تمام جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔ حالت اس درجہ بدتر ہو جاتی ہے کہ اگر یہ مریض کسی دوسرے آدمی کو کاٹ لے تو اس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے۔ پیاس کا غلبہ

ہوتا ہے لیکن پانی کی طرف دیکھ بھی نہیں سکتا۔ اگر پانی پر نظر پڑتی ہے تو فریاد کرتا ہے اور بے قابو ہو جاتا ہے اور بسا اوقات تشنگی کے سبب مر جاتا ہے مگر پانی نہیں پی سکتا۔

نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان گمراہ فرقوں کو دیوانہ کتّے کے کاٹے ہوئے مریض سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ اس مریض پر کتّے کا یہ زہریلا اثر اس طرح غالب ہو جاتا ہے کہ جسم کے ہر رگ و پے اور جوڑ جوڑ میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور اگر مریض دوسرے شخص کو کاٹ لے تو اس کی بھی یہی حالت ہو جاتی ہے، اس کو بھی اپنا ہی جیسا مریض بنا دیتا ہے۔ اسی طرح بد دینی اور بدعقیدگی کا زہریلا اثر ہے کہ بد دین پر غالب ہوتا ہے۔ اس کے دل دماغ کے گوشے گوشے میں سرایت کئے رہتا ہے اور دوسروں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے کہ دوسروں کو بھی اپنے ہی جیسا بدعقیدہ بنا دیتا ہے اور جس طرح سگ گزیدہ باوجود پیاس کے پانی نہیں پی سکتا اور پیاسا ہی مر جاتا ہے اسی طرح یہ بدعقیدہ لوگ راہ حق اختیار نہیں کرتے محروم ہی رہ جاتے ہیں۔ اس تشبیہ میں بد دینوں، بدعقیدوں سے نفرت دلانا مقصود ہے کیونکہ دیوانے کتّے اور اس کے کاٹے ہوئے مریض سے ہر سلیم الفطرت انسان کو نفرت ہوتی ہے۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر مسلمان سلیم الفطرت اور کامل الایمان ہے تو ان بد مذہبوں سے نفرت کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ ایمان کی حفاظت اسی میں ہے۔ حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ یہ بدعقیدگی بڑا ہی مہلک مرض ہے اور متعدی بھی ہے اس مرض کا مریض دوسروں کو بھی اپنے ہی جیسا بیمار کر دیتا ہے۔ اسی لیے مسلمانو کو چاہئے کہ بد عقیدہ لوگوں سے پرہیز و گریز لازم جانیں۔ ان کی صحبت ان کی دوستی کو ایمانی ہلاکت تصور کریں۔ ہمیشہ ان سے دور رہیں اور ان کو اپنے سے دور رکھیں اسی لیے حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایُفْتِنُوْنَکُمْ یعنی اے مسلمانو! تم لوگ بد مذہبوں سے دور رہنا اور اپنے کو ان سے الگ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو

کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بدعقیدہ بنا دیں۔

(مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۰) بحوالہ حیات حافظ ملت صفحہ ۳۵۴/تا ۳۵۵۔

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تمام نیک کاموں میں سب سے محبوب عمل اللہ عزّ وجلّ کے واسطے دوستی رکھنا اور اللہ عزّ وجلّ کے واسطے دشمنی رکھنا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔ ف۔ یعنی حق کی محبت باطل باتوں کے دیکھنے سننے سے روک دیتی ہے اور باطل کی محبت حق باتوں کے دیکھنے سننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ باطل کی محبت اپنے دلوں سے نکال دو کہ وہ تمہیں حق باتوں کے دیکھنے سننے سے محروم کر دے گی، اور حق کی حمایت اپنے قلوب میں جماؤ کہ باطل باتوں کو نہ تمہاری آنکھیں دیکھ سکیں نہ تمہارے کان سن سکیں۔

حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کوئی ظالم و جابر بادشاہ مقرر فرمادے جو نہ تمہارے بڑوں کی تعظیم کرے نہ تمہارے چھوٹے پر رحم کرے۔ تمہارے نیک لوگ اس کے خلاف بددعائیں کریں تو ان کی دعا قبول نہ ہوں۔ مدد کے لئے پکارو تو تمہیں مدد نہ ملے۔ تم مغفرت چاہو تو تمہیں مغفرت حاصل نہ ہو۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ اے رب کریم تیرا محبوب ترین بندہ کون ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا وہ بندۂ مومن جو میرے حکم کی طرف اس طرح سبقت کرے جس طرح گدھا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اور جو میرے نیک بندوں سے اس طرح ملے جیسے شیر خوار بچہ اپنی ماں کے پستانوں سے لپٹتا ہے۔ اور جو میرے حرام کردہ اُمور کا ارتکاب کرنے والوں پر اس طرح غضبناک ہو جس طرح چیتا اپنے دشمن کو دیکھ کر غضبناک ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از معارف شارح بخاری ص ۳۱۲)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: روز قیامت اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا۔ دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں گے، ان پر دو شخص چڑھیں گے، داہنے والا پکارے گا اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغۂ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کردوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں۔ سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔ پھر بائیں والا پکارے گا: اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغۂ دوزخ ہوں۔ مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں، سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۳۰ ص ۴۳۲)

سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے ہیں: بیشک بندۂ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماتا ہے: اس کی دعا قبول نہ کر کے میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں۔ اور جب فاجر دعا کرتا ہے۔ رب جلّ جلالہ فرماتا ہے: اے جبرئیل اس کی حاجت روا کردے کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

پھر سرکار فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمجید وتوحید کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اس کے پاس آکر کہتا ہے کیا مجھے تو نہیں پہچانتا؟ وہ مسلمان پوچھتا ہے تو کون ہے؟ کہتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی۔ آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت

سکھاؤں گا، میں تجھے نکیرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دوں گا، میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤں گا، میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کروں گا، میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤں گا۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم، ج ۳۰ ص ۶۱۹/اور ۶۲۵)

تفسیر نور العرفان میں ہے۔ دنیوی ٹیپ ٹاپ کو آخرت کی بہتری کی دلیل سمجھنا کُفّار کا طریقہ ہے۔ حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں: توبہ کے تین رکن ہیں اپنے کئے پر شرمندہ ہونا، اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی چاہنا اور عہد کرنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا۔

خلیفۂ سرکار اعلیٰ حضرت قطب مدینہ علّامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرّحمہ ارشاد فرماتے ہیں: شریعت کے پابند رہو۔ جس قدر شریعت کی اتباع کروگے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہوگا۔ دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام ونمود کی خاطر نہیں۔ نماز، روزہ، صدقہ، خیرات اور قربانی تو فرائض و واجبات میں سے ہیں۔ اصل دین مُعاملات کی درستگی کا نام ہے۔ جو پیر مریدوں کا محتاج ہو وہ میرے نزدیک پیر ہی نہیں۔ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوّت دے رکھی ہے۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے اس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ سلسلہ تو بس ایک ہی ہے۔ قادری باقی سَلاَسِل سب اس کے بیچ میں آجاتے ہیں۔ نجد کی مٹّی میں خیر نہیں شر ہی شر ہے۔ عملِ صالح کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور یہی قبولیت کی علامت ہے۔ مگر بندے کو کوشش کرنی چاہیے۔ ہدایت خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ یاغوث یاغوث کہے جاؤ دونوں جہاں میں خیر سے رہوگے۔

صُوفیائے کرام ارشاد فرماتے ہیں: بندہ کو گناہ وکفر اور سرکشی کے باوجود لمبی عمر، دُنیوی آرام و آسائش ملنا عذاب الٰہی کی علامت ہے ایسے انسان سے دور بھاگو۔ اور تقویٰ وطہارت کے باوجود پریشانی وآزمائش میں رہنا رب کی رحمت کی

علامت ہے ایسوں کے پاس بیٹھو۔

دل ایک ایسا آئینہ ہے کہ اگر یہ بدی سے پاک ہو تو اس میں سب کچھ نظر آسکتا ہے۔ توبہ روح کا غُسل ہے اور جتنی بار کی جائے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ معافی اور توبہ کی توفیق بھی مقدّر والے کو نصیب ہوتا ہے ورنہ آنکھوں پر لوہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے۔ انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سَلْب کر لی جاتی ہے۔ اس شخص کو کبھی موت نہیں جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔ تکبّر اور غصّہ عقل کا چراغ گُل کر دیتا ہے۔ سلامتی اسی میں ہے کہ غیر ضروری بات نہ کی جائے، جب تک مچھلی کا منہ بند رہتا ہے وہ کانٹے کی گرفت میں نہیں آتی۔ دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو، وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہی ہوتے ہیں۔

دنیا آگ کے مثل ہے یہ اتنی ہی کافی ہے کہ جس سے کوئی چیز پکا کر کھالیں، سردی میں گرم ہو جائیں جب زیادہ ہو جاتی ہے تو جلا کر ہلاک کر ڈالتی ہے۔ وضو کر کے کھایا جانے والا طعام تسبیح کرتا ہے اور رگوں میں نور بن کر دوڑتا ہے۔ صحت ایمان کی نشانی یہ ہے کہ نیکی سے خوشی حاصل ہو اور بدی بری معلوم ہو۔ مال و دولت حسن و جمال پر غرور کرنا لاحاصل ہے ایک نہ ایک دن ان کو ضرور زوال ہے۔ دنیا فانی ہے اور کارہائے دنیا لایعنی۔

حق پر ثابت قدم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔ دنیا دل میں ہے تو درد ہے اور اگر ہاتھوں میں ہے تو دوا۔ ظالم کے چہرے کو دیکھنا قلب کو سیاہ کر دیتا ہے۔ لالچی علماء سے دور بھاگو۔ عزّت قناعت کے شرف سے ملتی ہے اور ذلّت لالچ کے راستے سے آتی ہے۔ بڑی بڑی امیدیں باندھنا تنگ نظری کی نشانی اور حرص میں پڑنا بے ہنری کی دلیل ہے۔ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

صاحب فیوض یزدانی صفحہ ۱۴۵ر پر تحریر فرماتے ہیں جس کا مقصود زندگی آخرت ہو، اللہ اس کے دل میں استغناء اور بے نیازی پیدا فرما دیتا ہے، اسے دل

جمعی عطا فرماتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر آتی ہے۔

مومن دو خوف کے درمیان ہے، وہ نہیں جانتا کہ جو مدت گزر چکی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے متعلق اس کے ساتھ کیا کرے گا، اور جو مدت باقی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے بارے میں کیا حکم جاری فرمائے گا؟ بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کے لیے اپنے نفس سے، اپنی آخرت کے لیے اپنی دنیا سے، اپنی موت کے لیے اپنی زندگی سے اور اپنے بڑھاپے کے لیے اپنی جوانی سے توشہ لے لے۔ کیوں کہ دنیا تمہارے لیے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لیے پیدا کئے گئے ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے موت کے بعد معافی چاہنے کی کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ دنیا کے بعد جنت و دوزخ کے علاوہ کوئی گھر ہے۔

سرکار غوث پاک فرماتے ہیں دنیا اس کی خدمت کرتی ہے جو حق تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اس کو وہ ذلیل کرتی ہے۔ (بحوالہ جہان تاج الشریعہ صفحہ ۱۵۴)

سرکار اعلیٰ حضرت کی آخری وصیت

اے لوگو! تم پیارے مصطفےٰ ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو اور بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو، ان کے حملوں سے ایمان بچاؤ۔

جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ و معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کے طرح نکال کر پھینک دو۔ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتا رہا ہوں اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں

۔اللہ تبارک وتعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے وہ کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو کہ حجۃ اللہ قائم ہو چکی اب قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور ونجات ہے۔اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت وہلاکت ہے۔یہ تو خدا و رسول کی وصیت ہے جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔ (وصایا شریف ص ۲۱/۲۲)

مبارک خواب

حضرت مولانا سید شاہ حافظ غلام حسین مصطفیٰ رضا قادری، ملتان شریف، (پاکستان) کے مبارک خواب وہ فرماتے ہیں:

واللہ واللہ مجھے دو مرتبہ زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئی، سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور میرے ناقص کانوں نے سنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ ارشادات مبارکہ ہیں۔فرمایا ''موجودہ وقت میں میری امت کو اگر صحیح راستہ اختیار کرنا ہے تو میرے احمد رضا کا راستہ اختیار کرے۔احمد رضا کا راستہ ہی میرا راستہ ہے۔(منقول از ماہنامہ نور مصطفیٰ پٹنہ کا امام اہل سنت نمبر ۱۴۴۱ھ/۲۰۱۹ء)

فقیر کا توبہ اور عہد نامہ

برادر دینی ویقینی! یاد رکھو کہ اس فقیر کو سفر آخرت درپیش ہے بلکہ وقت قریب آچکا ہے۔لہذا سنت نبوی علیہ التحیۃ والثناء کی تعمیل اور اپنے اسلاف کرام کی تقلید میں تحریری وصیت نامہ میں مشغول ہوں اور دنیائے فانی سے اپنا دل پھیرے ہوئے میں تمام گناہوں اور نافرمانیوں سے سچی توبہ کرتا ہوں اور آئندہ کے لیے جب تک زندگی باقی ہے ان سے دور رہنے کا عہد واقرار کرتا ہوں، مولیٰ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے اور طفیل اس فقیر کی توبہ قبول فرما کر بخش دے اور اسے اپنے عہد واقرار پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔اور سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ کے مرشدان طریقت کے طفیل میری اور میرے متعلقین ومحبین کی بخشش فرمائے اور اولیائے کرام کی بارگاہ سے رشتۂ غلامی سلامت رکھے اور انبیاء، صدیقین وشہداء وصالحین کے جوار اقدس میں جگہ مرحمت فرمائے کہ وہی بہترین رفیق ہیں۔**آمین یا رب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصّلوٰۃ والتّسلیم**

کتبہ: فقیر عبدالصمد قادری رضوی نوری عفی عنہ
قادری منزل رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)
۱۲/ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۳/اگست ۲۰۲۰ء
یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ